



# Storybooks Mauritius

[global-asp.github.io/storybooks-mauritius](https://global-asp.github.io/storybooks-mauritius)

اتریشیوں کی کہانیاں: کون سا کون سا

Written by: Nicola Rijdsijk

Illustrated by: Maya Marshak

Translated by: Samrina Sana

This story originates from the African Storybook ([africanstorybook.org](https://africanstorybook.org)) and is brought to you by Storybooks Mauritius in an effort to provide children's stories in Mauritius's many languages.



This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.  
<https://creativecommons.org/licenses/by/4.0>

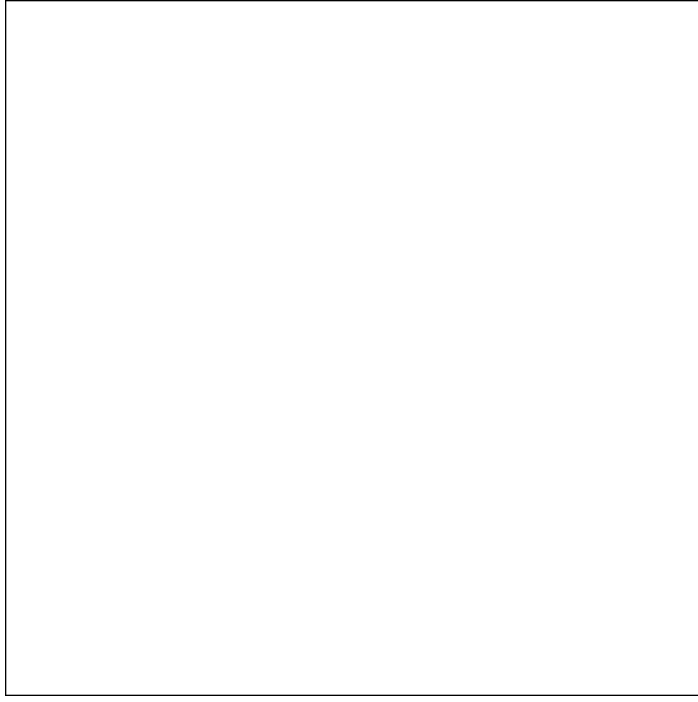
(imageless edition)



Nicola Rijdsijk ✎  
Maya Marshak ✎  
Samrina Sana ✎  
Urdu 😊  
Level 3 |||

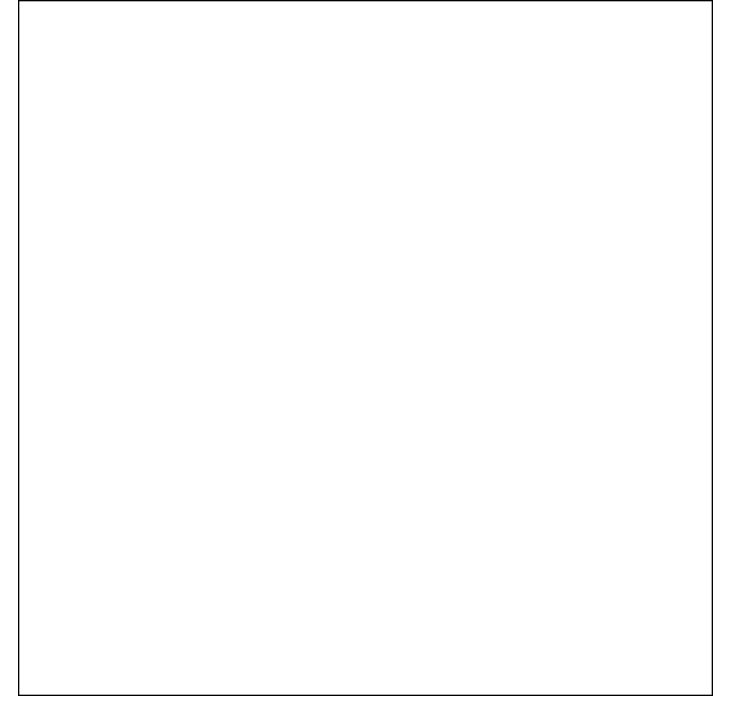
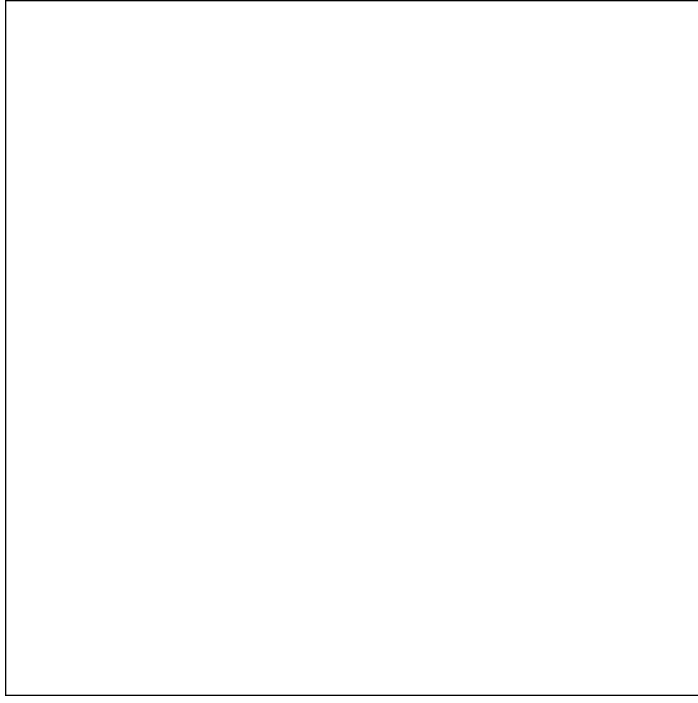


اتریشیوں کی کہانیاں: کون سا کون سا



مشرق افریقہ میں کینیا کے پہاڑوں کے ساحل پر ایک  
گاؤں میں ایک چھوٹی لڑکی اپنی ماں کے ساتھ کھیوتوں میں کام  
کرتی تھی۔ اُس کا نام وزگاری تھا۔

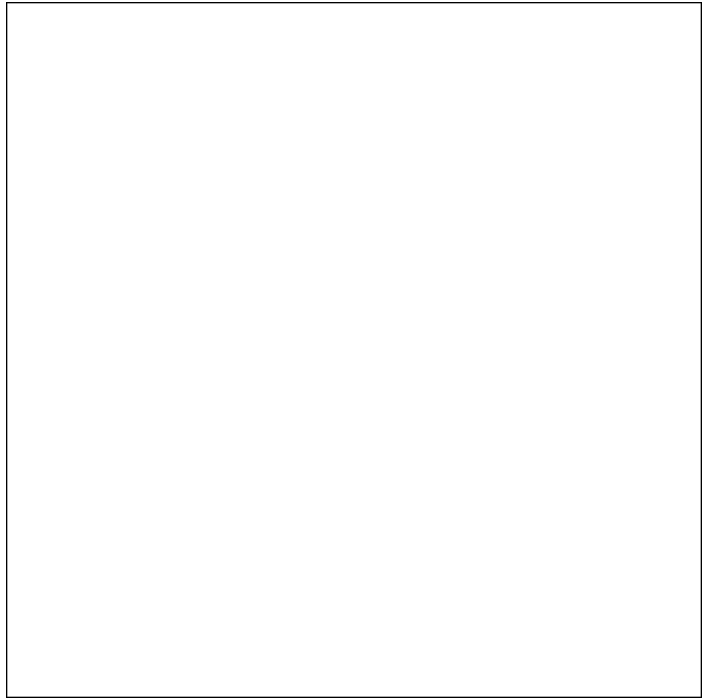




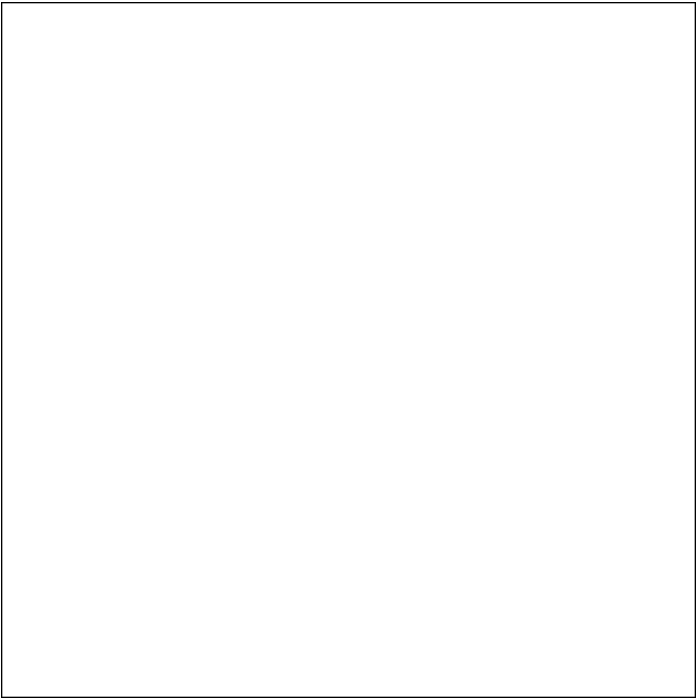
سورج غروب ہو اے کے فوراً بعد کا وقت اُس کا پسندیدہ  
وقت تھا۔ جب پودے دیکھنے کے لیے کافی اندھیرا ہو  
لایا تو وزگاری کو معلوم تھا کہ اب اُسے گھر جا اے کا وقت  
ہے۔ وہ کھیٹوں کے درمیان تنگ راستوں سے دریا کو  
پار کرتی ہوئی نکلی۔

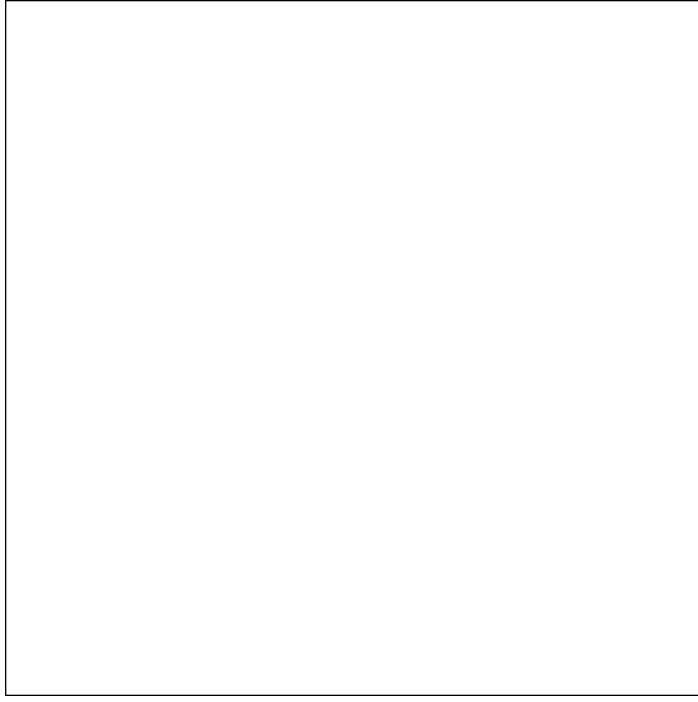
وزگاری 2011 میں وفات پا گئی۔ لیکن جب بھی ہم  
خوبصورت درخت دیکھتے ہیں ہم اُسے یاد کر سکتے ہیں۔

- لکھنا اور پڑھنا سیکھنا، اور لکھنا اور پڑھنا سیکھنا۔  
 - لکھنا اور پڑھنا سیکھنا، اور لکھنا اور پڑھنا سیکھنا۔  
 - لکھنا اور پڑھنا سیکھنا، اور لکھنا اور پڑھنا سیکھنا۔  
 - لکھنا اور پڑھنا سیکھنا، اور لکھنا اور پڑھنا سیکھنا۔

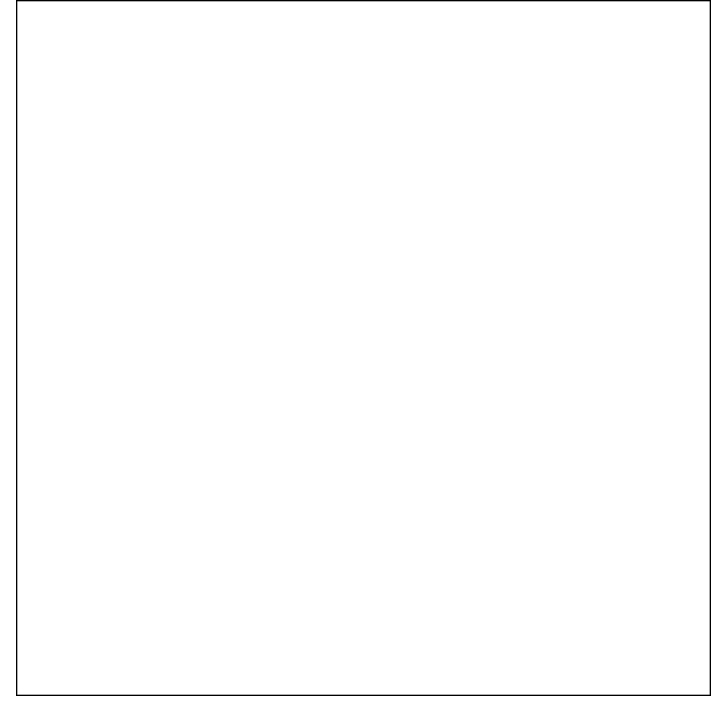


- لکھنا اور پڑھنا سیکھنا، اور لکھنا اور پڑھنا سیکھنا۔  
 - لکھنا اور پڑھنا سیکھنا، اور لکھنا اور پڑھنا سیکھنا۔  
 - لکھنا اور پڑھنا سیکھنا، اور لکھنا اور پڑھنا سیکھنا۔  
 - لکھنا اور پڑھنا سیکھنا، اور لکھنا اور پڑھنا سیکھنا۔



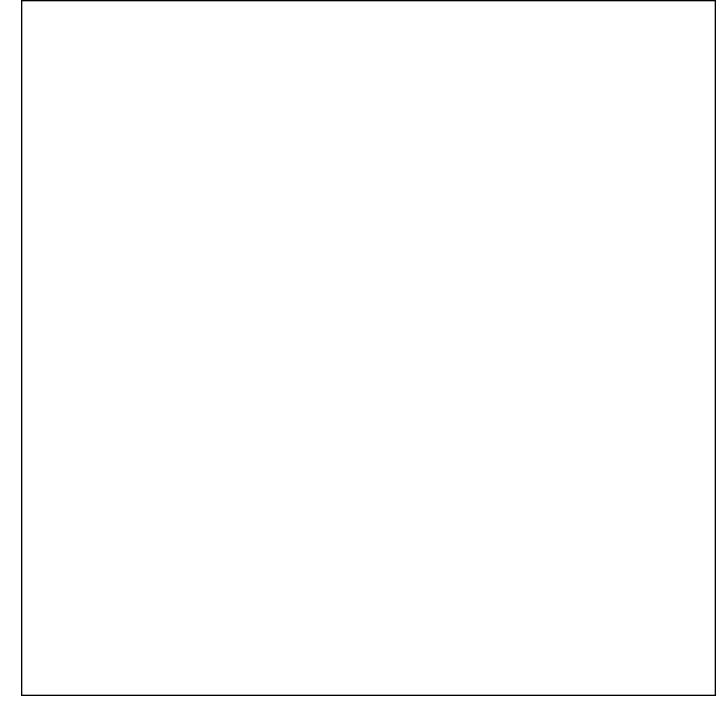
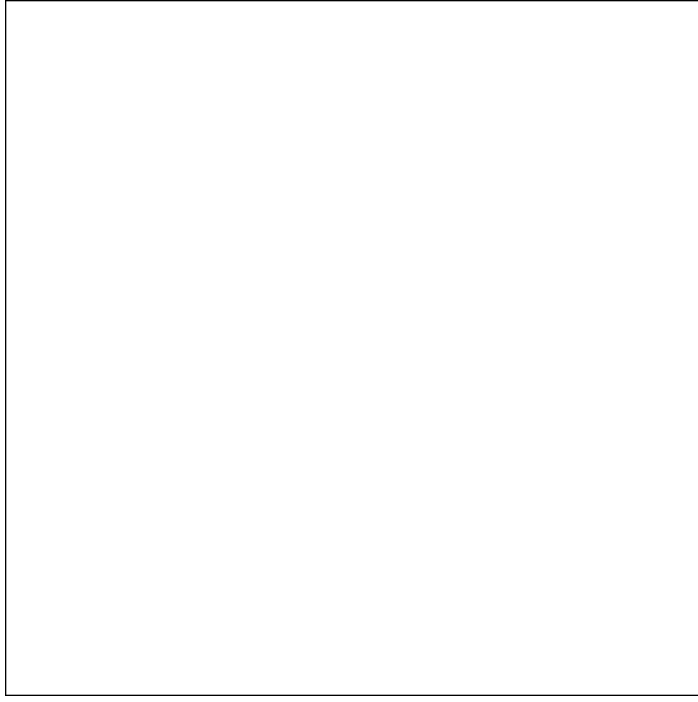


اُسے سیکھنا پسند تھا۔ ونگاری ہر کتاب کے ساتھ زیادہ سے زیادہ سیکھتی۔ اُس کی سکول کی شاندار کارکردگی کی بنا پر اُسے امریکی ریاست میں پڑھنے کی دعوت ملی۔ ونگاری بہت خوش تھی۔ وہ دنیا کے بارے میں اور جاننا چاہتی تھی۔



جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ نئے درختوں نے جنگل کی صورت اختیار کر لی اور دریا دوبارہ سے بہنے لگے۔ ونگاری کا پیغام افریقہ میں پھیلنے لگا۔ آج، ونگاری کے بچوں سے لاکھوں درخت اُگ چکے ہیں۔





زیادہ سہیکھنے پر، اُس کا یہ احساس بڑھتا چلا گیا کہ وہ کینیا  
کے لوگوں سے پیار کرتی تھی۔ وہ انہیں خوش اور آزاد  
دیکھنا چاہتی تھی۔ زیادہ سہیکھنے پر اُسے اپنے افریقی گھر  
کی اور یاد آتی۔

تعلیم مکمل ہو نے پر وہ کینیا لوٹی۔ لیکن اُس کا ملک بدل چکا  
تھا۔ کھیت زمین پر زیادہ پھیلے ہوئے تھے۔ عورتوں  
کے پاس جلا نے کے لیے لکڑی نہ تھی جس پر وہ  
بھانا بنا سکتیں۔ لوگ غریب تھے اور بچے جھوکھے  
تھے۔